90124 ـ تنگ دست لڑکی کو شادی کے لیے زکاۃ دینے کا حکم

سوال

کیا تنگ دست لڑکی کی شادی کے لیے زکاۃ دینی جائز ہے یہ علم میں رہے کہ ان کی حالت جتنی بھی پتلی ہو وہ شادی میں بہت مطالبات کرتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ عورت کے لیے رہائش اور گھر کا سامان کرنا لازم نہیں، بلکہ یہ خاوند کی ذمہ داری ہے، اور یہ بیوی کے من جملہ اخراجات میں شامل ہوتا ہے جو خاوند کے ذمہ واجب ہیں، اور بیوی کو دیا جانے والا مہر بیوی کی ملکیت ہے اس میں خاوند کا کوئی حق نہیں، بیوی کو اختیار ہے کہ وہ اس مہر میں سے جو کچھ چاہے اپنے لیے خریدے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" بیوی کو تیار کرنا اور بیوی کا سامان و جہیز: جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ بیوی پر واجب اور ضروری نہیں کہ وہ اپنے مہر میں سے اپنے آپ کو تیار کرے یا اس سے کچھ خریدے، بلکہ خاوند کے ذمہ ہے کہ وہ بیوی کے لیے گھر تیار کرے اور اس میں گھریلو ضرورت کی ہر چیز مہیا کرے تا کہ وہ ان دونوں کے لیے شرعی رہائش بن سکے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (16 / 166).

دوم:

اگر اس لڑکی کا کوئی قریبی رشتہ دار یا باپ وغیرہ جو اس کا خرچ برداشت کر رہا ہے وہ موجود ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اس لڑکی کو خاوند کے لیے تیار کر کے خاوند کے سپرد کرے، اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو پھر خاوند پر اس کو لازم کیا جائیگا اور اسے وہ مہر میں شمار کرے.

مزید آپ سوال نمبر (12506) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

اور اگر عرف عام میں لوگوں کی عادت میں شامل ہو کہ عورت بھی گھر کی تیاری میں شریك ہوتی ہے؛ وہ اس طرح کہ اس کے بغیر لڑکی کی شادی ہی نہیں ہوتی ۔ جیسا کہ اس وقت بعض ممالك اور معاشروں میں پایا جاتا ہے ۔ اور عورت کا والی یہ اخراجات نہیں اٹھاتا یا پھر وہ ان اخراجات سے عاجز ہو، اور عورت کے پاس بھی اتنا مال نہ ہو کہ وہ اپنے آپ کو شادی کے لیے تیار کر سکتی ہو تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ اس حالت میں اسے زکاۃ دینی جائز ہے؛ کیونکہ شادی کی ضرورت ایك معتبر ضرورت شمار ہوتی ہے، اور بعض اوقات تو شادی کی ضرورت بالکل اس طرح ہوتی ہے جس طرح کھانے پینے اور رہائش کی ضرورت ہوتی ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر ہم کسی ایسے شخص کو پائیں جو کھانے پینے اور رہائش کے لیے تو اس کے پاس آمدنی ہے لیکن وہ شادی کا ضرورتمند ہے اور اس کے پاس شادی کرنے کے لیے اخراجات نہیں تو کیا ہم زکاۃ کے مال سے اس کی شادی کر سکتے ہیں ؟

جواب:

جی ہاں، ہمارے لیے اس کی شادی زکاۃ سے کرنی جائز ہے، اور پورا مہر دیا جائیگا.

اور اگر یہ کہا جائے کہ: فقیر کی زکاۃ سے شادی کرنے کی کیا وجہ ہے اگرچہ اسے جو دیا جا رہا ہے وہ بہت زیادہ ہے ؟

ہم یہ کہینگے: اس لیے کہ انسان کو شادی کی بہت شدید ضرورت ہے، اور بعض اوقات تو ہو سکتا ہے اس کی یہ ضرورت کھانے پینے کی طرح ہو، اس لیے اہل علم کا کہنا ہے:

جس پر کسی کا نفقہ اوراخراجات لازم ہوں اس کے لیے لازم ہے کہ اگر اس کے پاس اتنی وسعت ہے تو وہ اس کی شادی بھی کرے اس لیے باپ پر واجب ہے کہ اگر بیٹا شادی کا محتاج ہے اور بیٹے کے پاس شادی کے لیے رقم نہیں تو باپ اس کی شادی کرے.

لیکن میں نے سنا ہے کہ بعض ایسے باپ بھی ہیں جو اپنی جوانی کی حالت بھول جاتے ہیں جب ان کا بیٹا ان سے شادی کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں: اپنے پسینہ کی کمائی سے شادی کرو، ایسا کرنا جائز نہیں اور اگر وہ بیٹے کی شادی کرنے پر قادر ہے تو اس کے لیے اس کی شادی نہ کرنا حرام ہے، اگر وہ طاقت و قدرت ہونے کے باوجود بیٹے کی شادی نہیں کرتا تو روز قیامت اس کا بیٹا شادی نہ کرانے میں باپ سے جھگڑا کریگا " انتہی

ماخوذ از: فتاوی ارکان الاسلام (440 ـ 441).

اس بنا پر اس لڑکی کو زکاۃ دینے میں کوئی حرج نہیں تا کہ وہ شادی کے اخراجات میں استعمال کر سکے، اور اگر آپ کو یہ خدشہ ہو کہ وہ مال کسی ایسی جگہ خرچ کیا جائیگا جس کی ضرورت نہیں، تو آپ کے لیے ممکن ہے کہ آپ رقم دیتے وقت اسے بتائیں کہ میرے پاس اتنی رقم ہے آپ کیا خریدنا چاہتی ہیں میں آپ کو وہ خرید دیتا ہوں، اور آپ اس کو ضرورت کی اشیاء خرید کر دے دیں.

واللہ اعلم.